بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے (جنید بغدادیؒ)

ملفوظاتِ مشائخ مارہرہ

(مع اضافہ)

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف

مبلغ اسلام جانشین خلیل العلماء والاولیاء، محامد العلماء والمشائخ، فخر رضویت

از: ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد و خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ انڈیا

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ◦ شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں ◦ حیدرآباد

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ◦ لاہور

ملفوظاتِ مشائخ مارہرہ

از: ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ◦ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email : zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com
Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (جنید بغدادی)

ملفوظات مشائخ مارہرہ

(مع اضافہ)

از:

مبلغ اسلام، جانشین خلیل العلماء والاولیائ،

محامد العلماء و المشائخ ، فخر رضویت ،

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد، خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، انڈیا

ناشر: زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

نام کتاب:	ملفوظات مشائخ مارہرہ
عنوان:	مشائخ سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے اقوال زریں
مرتب:	ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ،
کتابت خوانی:	پیرزادہ علامہ محمد جواد رضا برکاتی الشامی
طبع باراول:	مارچ ۱۹۸۷ء
طبع بارسوم مع اضافہ:	ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ/ جنوری ۲۰۱۷ء
محرک:	الحاج محمد عمر قادری برکاتی علیہ الرحمہ
مؤید:	احباب سلسلہ برکاتیہ
فرمائش:	محترمہ اُم حسان برکاتیہ
کمپوزنگ:	برکاتی کمپوزنگ، حیدرآباد
زیر اہتمام:	نجابت علی تارڑ
ناشر:	زاویہ پبلیشرز لاہور
بہ تعاون:	مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات، شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

+92-22-2780547,+92-312-2780547

ہوتے نہ کوئی خیر ہوتی نہ کوئی خیر پانے والا، تو رحمت الٰہی کا ظہور نہ ہوا، مگر صورت وجود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں''۔انتہی بلفظہٖ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمام خلائق اور جملہ مخلوقات کیلئے رحمت الٰہی، ان تک خیر و رحمت عطا و نعمت کیلئے بالذات وسیلہ و ذریعہ ہیں۔ اور تمام عالم انہیں کے طفیل، انہیں کے واسطے، انہیں کے ذریعے، نعمائے الٰہیہ اور آلائے ربانیہ، خدائی احسانات، الٰہی انعامات سے متمتع و بہرہ مند ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

دو عالم:

عالم دو ہیں۔ عالم امر و عالم خلق الا له الخلق والامر تبارك الله رب العلمين

(سورہ اعراف، ۵۴)

عالم خلق وہ چیزیں جو مادہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے انسان، حیوان، نباتات، جمادات، زمین و آسمان وغیرہا، جو نطفہ و تخم و عناصر سے بنے۔ اور عالم امر وہ جو صرف امر کن سے بنا اس کیلئے کوئی مادہ نہیں۔ جیسے ملائکہ و ارواح و عرش و لوح و قلم و جنت و نار وغیرہ۔ اور حضور رحمۃ للعالمین ان سب کیلئے رحمتِ ربِ غفور، تو خوب ظاہر کہ سب پر حضور ہی کے طفیل رحمت ہوئی۔ حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں۔ بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں اور تمام عالم مدد الٰہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وساطت سے لیتا ہے تو جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کے ہاتھ سے ملی، تمام ماسوی اللہ نے جو نعمت پائی حضور ہی کے دست عطا سے پائی ۔ عالم ارواح کو لیجئے تو وہ حضور کا نیاز مند، عالم خلق کو لیجئے تو وہ حضور کا دست نگر، کوئی موجود، دو نعمتوں سے خالی نہیں، نعمت ایجاد و نعمت امداد۔ اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں۔ کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے کوئی چیز وجود نہ پاتی۔ عالم میں کچھ موجود نہ ہوتا۔ متعدد احادیث میں وارد کہ رب عزوجل نے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا لولاہ ماخلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا۔ ''اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا اور نہ آسمان و زمین کو''۔ یہ اور اس مضمون کی دیگر روایات کا حاصل وہی کہ تمام کائنات

نے خلعت وجود، حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا اور تمام کائنات کا وجود متفرع ہوا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود باوجود پر۔ اور چونکہ تمام نعمتیں، تمام کمالات، تمام فضائل، تمام حسنات، تمام محاسن، تمام کرامات متفرع ہیں وجود پر، تو نتیجہ آپ ہی ظاہر کہ عالم امر اور عالم خلق سب پر حضور ہی کے طفیل رحمت ہوئی۔ ملک خواہ انس، خواہ جن، حتی کہ تمام جمادات، تمام نباتات، تمام حیوانات حتی کہ ملائکہ و انبیاء کو جو نعمت ملی حضور ہی کے کرم، حضور ہی کے طفیل، حضور ہی کے واسطے سے ملی۔ جس کو جو ملا یہیں سے ملا اور جو کچھ بٹا اور بٹے گا ابتدائے خلق سے ابدالآباد تک، ظاہر و باطن میں، روح و جسم میں، ارض و سما میں، عرش و فرش میں، دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اس سب کے بانٹنے والے حضور ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھ سے ملا ہے، ملتا ہے، ملے گا الیٰ ابدالآباد، وہی اصل جملہ کمالات ہیں اور تمام صفات کمال، مخلوقات میں حضور کیلئے خاص ہیں۔ باقی کو جو ملا ہے، حضور ہی کا عطیہ و صدقہ، اور حضور ہی کے کمال کا ظل و پرتو ہے۔ ان کا چاہنے والا، ان کا خالق، رب العالمین ہے اور یہ رحمۃ للعالمین۔ جو اطلاق و تقسیم وہاں ہے، یہاں بھی ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

(رضاؔ)

تمام عالم کی جان:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے، یعنی زندہ فرمانے والے۔ تو سارے جہان کی زندگی حضور کے دامن اقدس سے وابستہ۔ حضور ہی تمام عالم کی جان و سببِ وجود۔ حضور نہ ہوں تو عالم نیست و نابود ہو جائے۔ ان مضامین پر غور کیجئے، نتیجہ یہی ہے کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی اور عالم کے اندر اگر حضور کا نور موجود نہ ہو تو کارخانۂ عالم نیست و نابود ہو جائے۔ یہ رحمۃ للعالمین ہی ہیں جن کے مبارک قدموں

سے ہمارا وجود وابستہ ہے اور جن کا مبارک وجود ہماری حیات و بقا کا واسطہ ہے۔ توضیح کیلئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہٗ کے مبارک الفاظ میں ایک مثال خیال کیجئے، ''کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل وجلیل آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا اور اس کے نور سے اور آئینے، اور پانیوں کے چشمے اور فضائیں اور سارے جہان روشن ہوئے۔ آئینوں اور چشموں میں صرف ظہور نہیں بلکہ اپنی اپنی استعداد کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی، کہ اور چیز کو روشن کر سکے۔ کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی۔ یہ کیفیت نور سے متکیّف ہیں۔ اگرچہ اور کو روشن نہ کریں۔ جن تک دھوپ بھی نہ پہنچی، وہ ہوائے متوسط نے ظاہر کیں، جیسے دن میں مسقّف دالان کی اندرونی دیواریں، ان کا حصہ صرف اسی قدر ہوا، کیفیت نور سے بہرہ نہ پایا۔ پہلا آئینہ خود ذات آفتاب سے بلا واسطہ روشن ہے، اور باقی آئینے، چشمے اس کے واسطے، دیواریں وغیرہ واسطہ در واسطہ، تو دوسرے آئینے اور پانی کے چشمے وغیرہا اُسی بڑے آئینے سے روشن ہوئے اور جب تک روشن ہیں اُسی کی مدد پہنچ رہی ہے، اس سے علاقہ چھوٹتے ہی فوراً اندھیرے ہیں۔ یہی حال ایک ایک ذرۂ عالم، عرش و فرش، اور جو کچھ ان میں ہے، اور دنیا و آخرت، اور ان کے اہل، اور انس و جن و فلک و شمس و قمر و نجوم، و جملہ انوار ظاہر و باطن حتیٰ کہ شموس رسالت علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ کا ہمارے ایجاد، امداد، ابتدا و بقا میں ہر حال، ہر آن اُن کا دست نگر، ان کا محتاج ہے۔ یہ نظیر محض ایک طرح کی تقریب فہم کیلئے ہے۔ ورنہ کجا آفتاب کجا وہ نور حقیقی آفتاب حجاب میں ہے، اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے۔ **واللہ المثل الاعلیٰ**(سورہ نحل آیت ٦) (صلاۃ الصفا ۔ ملخصاً) تو سارا جہاں ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ یعنی حضور کے صدقے، حضور کے طفیل میں۔ وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا اور آج ان کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعتہ فنائے محض ہو جائے۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی ، جان ہے تو جہان ہے

(رضاؔ)

ذریعۂ رحمت:

یہ امر واضح کردوں کہ یہ رحمت بذریعۂ رسالت ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(سورہ انبیاء، آیت، ١٠٧)

ترجمہ ''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے''

(کنزالایمان)

قال جل وعلا

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

(سورہ سبا، آیت، ٢٨)

ترجمہ ''اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا''

(کنزالایمان)

اور خود نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں۔

کان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الخلق کافة

ہر نبی خاص اپنی قوم کی جانب بھیجا جاتا اور میں تمام جہاں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ ان بے ادب ملاؤں پر صریح رد ہے جو کہتے ہیں، رحمۃ للعلمین ہونا حضور کے خصائص سے نہیں۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

(سورہ شعراء، آیہ، ٢٢٧)

ترجمہ ''اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں''

(کنزالایمان)

تو میرے آقا اولین کیلئے رحمت ہیں، انبیاء و مرسلین کیلئے رحمت ہیں، ملائکہ مقربین کیلئے رحمت ہیں، جن و بشر کیلئے رحمت ہیں، سنگ و شجر کیلئے رحمت ہیں، ہر اسود و احمر کیلئے رحمت ہیں، نہیں نہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کی رحمت عام سے کفار و مشرکین بھی حصہ پا رہے ہیں، وہ کفار و مشرکین کیلئے بھی رحمت ہیں، مرتدین و مبتدعین کیلئے رحمت ہیں کہ یہ لوگ آج ان کی ہی رحمت سے دنیا میں عذاب سے محفوظ ہیں۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

ے نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی !

(رضاؔ)

خیر ہی خیر:

ہاں ہاں نورانی لباسوں سے آراستہ و پیراستہ گنبد خضرا میں آرام فرمانے والے آج بھی ہم نکموں، ہم ناکاروں، ہم خطا کیشوں، ہم بلانوشوں کو اپنی رحمت سے نواز رہے ہیں۔ آج بھی رحمت والے لانبے لانبے گورے گورے ہاتھوں سے ہماری دستگیری فرما رہے ہیں۔ گرتوں کو اٹھا رہے ہیں، روتوں کو ہنسا رہے ہیں، بگڑی تقدیریں بنا رہے ہیں، جلتی جانیں بجھا رہے ہیں، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، پتنگے اور پروانے اس میں گرنا شروع ہوئے وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے۔

وانا اخذ کم بحجز کم عن النار وانتم تفلتون من یدی

اور میں تمہارے بند کمر پکڑے تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو۔ کسی کو بچانا کسی کو کھینچنا دو طرح کا ہوتا ہے، ایک کھینچنا اور بچانا بلا مزاحمت، کہ جسے بچایا یا کھینچا جائے وہ بچ جائے، کھنچ آئے۔ دوسرا بچانا، کھینچنا مزاحمت کے ساتھ کہ جس کو کھینچنے والا تو بچا رہا ہے، کھینچ رہا ہے اور یہ بچنا یا کھنچنا نہیں چاہتا، فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

انتم تتقحمون فی النار کالفراش وانا اخذ کم بحجز کم هلموا الی ،

هلموا الی، تم پروانوں کی مانند آگ پر گرے پڑتے ہو آگ پر جھکے جاتے ہو اور میں تمہارا کمر بند پکڑ کر اپنی جانب کھینچ رہا ہوں، ارے میری طرف آؤ، میری طرف آؤ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ایک آدمی ایک کو بچا سکتا ہے، کوئی زور آور و قوی ہو دس اور بیس کو بچا لے گا، یہاں گرنے والے کروڑوں اربوں، پھسلنے والے سنکھوں مہاسنکھوں، اور بچانے والا وہی ایک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ فرمان صرف صحابہ کے ساتھ خاص نہیں، قسم ہے اس کی جس نے انہیں رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا، انہیں تمام اولین و آخرین اور جملہ خلائق کیلئے رحمت و نعمت بنایا، آج وہ ایک ایک مسلمان کا بند کمر پکڑے اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لیس منکم رجل الا انا ممسك بحجزہ ان یقع فی النار

تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اس کا بند کمر پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔

فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارك وسلم۔

ہاں ہاں ان کی حیات بھی ہمارے لیے بہتر ہے اور ان کی وفات بھی ہمارے لیے بہتر۔ ان کی حیات بھی ہمارے لیے رحمت، ان کی وفات بھی ہمارے لیے رحمت۔ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم، میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری ممات (تمہاری ظاہری آنکھوں سے پردہ فرمانا) بھی تمہارے لیے بہتر۔

دربار نبی:

متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس پر ان کی تمام امت مع اپنے سب اچھے برے اعمال کے پیش کی جاتی ہے۔ ان پر ان کی امت کے ثواب کے کام بھی پیش کئے جاتے ہیں، امت کا ہر عمل ان کی بارگاہ میں تین بار عرض کیا جاتا ہے، ہر رات کے عمل کو صبح کو اور ہر دن کے شام کو، پھر جمعرات سے اتوار تک کے اعمال پیر کو اور پیر سے بدھ تک کے جمعرات کو، پھر ہفتہ بھر کے اعمال جمعہ کو۔ ہاں یہ رحمت للعلمین ہیں ہم گناہ کوشوں، بلانوشوں